وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً۔(القران)

حکم لحم الخیل عند الاحناف

(حنفیوں کے نزدیک گھوڑے کے گوشت کا حکم)

مؤلف

جامع العلوم، نابغ الفہوم، ناصر السنۃ، کاسر الفتنہ حضرت علامہ مولانا

ابوالرضا مقبول احمد رضوی جلالی

حفظہ اللہ تعالیٰ عن کل ما یسی

ناشر

جامعہ محمدیہ فاروقیہ رضویہ، شادیوال گجرات

نام کتاب	۞.....۞	حکم لحم الخیل عند الاحناف
مؤلف	۞.....۞	مولانا مقبول احمد رضوی
ناشر	۞.....۞	جامعہ محمدیہ فاروقیہ رضویہ
ہدیہ	۞.....۞	40روپے
تاریخ اشاعت	۞.....۞	7.7.2014

ملنے کے پتے

مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم فوارہ چوک گجرات 03006216496

رضا بک شاپ فوارہ چوک گجرات 03006203667

انتساب

بندہ اپنی اس کاوش کو

امام المحدثین، حسام رقاب الملحدین، غیظ المنافقین، فوز الموافقین، مجدد دین وملت

امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

کی ذات پاک

کی طرف منسوب کرنا باعث شرف سمجھتا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف!

ابو الرضا مقبول احمد رضوی جلالی

بسم الله الرحمن الرحیم۔الحمدلله الحفی علی دینه الحنفی،الذی ایدنا بائمة یقیمون الاود،ویدیمون المدد،باذن الجواد الصمد،وجعل من بینهم امامنا الاعظم کالقلب فی الجسد،والصلاة والسلام علی الامام الاعظم للرسل الکرام الذی جاء ناحقامن قوله المأمون استفت قلبك وان افتاك المفتون، وعلیهم وعلی اله والهم وصحبه وصحبهم وفئامه وفئامهم الی یوم یدعی کل اناس بامامهم آمین!

(ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو دین حنفی پر نہایت مہربان ہے،جس نے ہمیں ایسے ائمہ سے قوت دی جو جود وسخا والے بے نیاز رب کے اذن سے کجی درست کرنے والے اور ہمیشہ مدد پہنچانے والے ہیں،اوران کے درمیان ہمارے امام اعظم کو"جسم میں دل کی طرح" رکھا۔اور درود وسلام ہو معزز رسولوں کے امام اعظم ﷺ پر جن کا یہ ارشاد پاک ہمیں بجا طور پر ملا کہ: اپنے دل سے فتوی پوچھ اگرچہ مفتیوں کا فتوی تجھے مل چکا ہو۔اور ان تمام رسل عظام پر (درود وسلام ہو) یوں ہی سرکار کے آل واصحاب وجماعت پر اور حضرات رسل عظام کے آل واصحاب وجماعت پر بھی اس روز تک (صلاۃ وسلام ہو) جب کہ ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا آمین!)

اما بعد:

شادیوال میں نئے فتنے کا پس منظر

موضع شادیوال میں ایک امام مسجد نے لوگوں کے سامنے بیان کیا کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے جس پر لوگوں میں اشتعال پیدا ہو گیا۔لوگوں نے کہا کہ آج تک ہم نے نہیں سنا کہ کسی نے گھوڑے کا گوشت کھایا ہو؛ اور امام سے کہا کہ تم گھوڑے کا گوشت کھاؤ

گے تو اس نے کھانے سے انکار کر دیا۔ تو لوگ اور زیادہ مشتعل ہو گئے، اور امام کو امامت سے معزول کر دیا۔ پھر آ کر بندہ ناچیز سے مسئلہ پوچھا تو میں نے کہا کہ گھوڑے کا گوشت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے، اور بعض علما، خصوصاً حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حرام لکھا ہے۔

اور کہا کہ میری موجودگی میں فقیہ اعظم قاضی وقت حضرت پیر سید یعقوب شاہ صاحب کیراں والا سیداں نے گھوڑے کے گوشت کے حرام ہونے کا فیصلہ صادر فرمایا تھا۔ نیز احادیث مبارکہ بھی اس کی تائید میں وارد ہیں۔ اور کثیر مفسرین نے سورہ نحل آیت نمبر 8 کے تحت لکھا ہے کہ: اس آیت کو گھوڑے کی حرمت پر امام اعظم ابو حنیفہ نے بطور دلیل پیش کیا ہے۔

نیز گھوڑے کی حلت اور حرمت کے بارے دونوں قسم کی روایات موجود ہیں بعض میں اس کے کھانے کی اجازت ہے اور بعض میں ممانعت۔ اور یہ اصول وضابطہ ہے کہ جب کسی چیز کی بابت دو طرح کی روایات آ جائیں تو ترجیح حرمت کو ہوتی ہے۔ جیسا کہ مفتی احمد یار خاں نور اللہ مرقدہ و دیگر تمام فقہاء رحمہم اللہ نے لکھا ہے۔

اس پر مرزا بہشت بیگ قلعداری نامی ایک بچے نے ذہنی ناپختگی کا اظہار یوں کیا کہ گھوڑے کو حلال قرار دینے کے لیے ایک تحریر لکھ ماری اور ستم یہ کہ فقہ حنفی کے اصول وضوابط سے یکسر نابلد بعض مفتیوں سے تائید کروا کے، گھوڑے کو حلال کہنے والے امام مسجد و دیگر حواریوں سے مل کر شادیوال میں اسے تقسیم کر دیا۔ جس پر لوگوں میں مزید فتنہ بپا ہو گیا۔ اور یہ چہ می گوئیاں ہونے لگیں کہ کیا گھوڑے کی قربانی بھی جائز

ہے؟ اور گھوڑی کا دودھ بھی حلال ہے؟ اور کیا کبھی ان مفتیوں اور پیروں نے خود گھوڑے کا گوشت کھایا اور گھوڑی کا دودھ پیا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

لوگوں کے اس تذبذب اور مفسدین کے فساد کو فرو کرنے کے لیے بندہ نے فقہ حنفی کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت ضروری سمجھی، اور چند سطریں سپرد قرطاس کیں۔ جنہیں بنظر انصاف ملاحظہ کرنے سے مسئلہ واضح ہو جائے گا۔

قران کی روشنی میں گھوڑے کا حکم

قران پاک میں رب تعالی نے مختلف چیزوں کا مقصد تخلیق اور فوائد بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً: سورہ نحل میں ارشاد فرمایا: ھو الذی انزل من السماء ماء لکم منہ شراب ومنہ شجر فیہ تسیمون۔ ینبت لکم بہ الزرع والزیتون والنخیل والاعناب ومن کل الثمرات ۔ان فی ذلك لایۃ لقوم یتکفرون۔

وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا، اس سے تمہارا پینا ہے، اور اس سے درخت ہیں جن سے چراتے ہو، اس پانی سے تمہارے لیے کھیتی اگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل، بے شک اس میں نشانی ہے دھیان کرنے والوں کو۔ (نحل 10,11)

اسی طرح دریا کی بابت ارشاد فرمایا: وھو الذی سخر البحر لتاکلوا منہ لحما طریا وتستخرجوا منہ حلیۃ تلبسونھا وتری الفلك مواخر فیہ ولتبتغو من فضلہ و لعلکم تشکرون۔

اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے دریا مسخر کیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو ،اور اس میں سے گہنا نکالتے ہو جسے پہنتے ہو اور تُو اس میں کشتیاں دیکھے کہ پانی چیر کر چلتی ہیں،اور اس لیے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور کہیں احسان مانو۔(نحل 14)

نیز چوپایوں کا فائدہ یہ بیان فرمایا کہ:

والانعام خلقها لكم فيها دفء ومنافع ومنها تاكلون ۔ولكم فيها جمال حين تريحون وحين تسرحون۔ وتحمل اثقالكم الى بلد لم تكونوا بلغيه الا بشق الانفس،ان ربكم لرء وف رحيم ۔اور چوپائے پیدا کئے ان میں تمہارے لئے گرم لباس اور منفعتیں ہیں اور ان میں سے کھاتے ہو اور تمہارا ان میں تجمل ہے جب انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرانے کو چھوڑتے ہو اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ تم اس تک نہ پہنچتے مگر ادھ مرے ہو کر بے شک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے۔(نحل 5,6,7)

رب تعالی نے ان چوپایوں کے ذکر کے ساتھ جنہیں ہمارے کھانے اور دیگر ضروریات کے لیے پیدا کیا گیا ان جانوروں کا بھی ذکر فرمایا جنہیں کھانے کے لیے نہیں، ہماری سواریوں اور زینت کے لیے پیدا فرمایا گیا۔چناں چہ ارشاد باری تعالیٰ ہوا:والخيل والبغال والحمير لتركبوها وزينة ويخلق مالا تعلمون ۔

اور گھوڑے اور خچر اور گدھے (پیدا کیے) کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے ۔ (نحل 8)

ذرا غور فرمائیں! کہ اس سے پہلی آیتوں میں اللہ کریم نے جہاں چوپایوں کے دیگر

فوائد سے ہمیں آگاہ فرمایا ہے: منہا تاکلون فرما کر انہیں کھانے کی بھی اجازت مرحمت فرمائی۔ لیکن جب گدھوں، خچروں اور گھوڑوں کا تذکرہ کیا تو منہا تاکلون نہیں فرمایا، بلکہ فرمایا: لترکبوھا وزینۃ یہ تمہاری سواری اور زینت کے لیے ہیں کھانے کے لیے نہیں۔

گھوڑے کے بارے امام مالک کا مسلک

اور یہ ہمارا ہی استدلال نہیں، زمانے کے بے مثل امام، اور ایک عظیم ترین محدث نے بھی اس آیت کریمہ سے یوں ہی دلیل پکڑی ہے۔ چنانچہ: ان کا مذہب بخاری ومسلم کے معرض وجود میں آنے سے بہت پہلے کی کتاب، جسے موطا کے نام سے زمانہ جانتا ہے اس میں بایں الفاظ درج ہے: حدثنی یحییٰ عن مالك ان احسن ما سمع فی الخیل والبغال والحمیر انها لا تو كل ، لان الله تبارك وتعالیٰ (والخیل والبغال والحمیر لتركبوها وزینة) (النحل :8) وقال تبارك وتعالیٰ فی الانعام (لتركبوها ومنها تاكلون) (غافر :79) وقال تبارك وتعالیٰ (لیذكرو اسم الله علی ما رزقهم من بهیمة الانعام) (الحج :34) (فكلوا منها واطعمو القانع والمعتر) (الحج :36) قال مالك وسمعت ان (البائس هو الفقیر ،وان المعتر هو الزائر) قال مالك فذكر الله الخیل والبغال والحمیر للركوب والزینة ،وذكر الانعام للركوب والاكل۔

(خلاصہ) امام دار الہجرہ حضرت امام مالک بن انس اصبحی (م 179ھ) سے مروی ہے،

فرماتے ہیں کہ: گھوڑے، خچر اور گدھے کو نہ کھایا جائے کیوں کہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے: والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ اور دیگر چوپایوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: لترکبوھا ومنھا تاکلون کسی پر سوار ہو اور کسی کا گوشت کھاؤ...... تو اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کا سواری اور زینت کے لیے ذکر فرمایا اور باقی چوپایوں کا کھانے اور سواری دونوں کے لیے۔

(موطا امام مالك، ج 2، ص 497، دار احیاء التراث العربی بیروت)

امام مالک کی اس دلیل کو سراہتے ہوئے ابو عمر کہتے: احسن الاحتجاج یعنی امام مالک کی یہ بہت ہی خوبصورت دلیل ہے۔

(حکم الاسلام فی لحوم الخیل، ص 49)

اجلہ صحابہ و تابعین کی آرا گرامی

صرف امام مالک ہی نہیں، انہیں آیات کریمہ کے پیش نظر مفسر قران، حبر اُمت، عم زادِ مصطفیٰ، سیدنا عبد اللہ بن عباس (م 68ھ) اور اجلہ تابعین و ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم جمیعھم نے گھوڑے کے گوشت کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے۔ چند حوالہ جات ملاحظہ کریں!

1: سیدنا عبد اللہ بن عباس (م 68ھ) گھوڑے کے گوشت کو مکروہ قرار دیتے اور بطور دلیل آیت کریمہ: والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ تلاوت فرماتے۔ (انظر: الاثار لامام ابی یوسف ص 237، رقم 1051، و دیگر کتب احادیث و تفاسیر)

2: اسی طرح کثیر صحابہ کے فیض یافتہ ،امام المفسرین حضرت مجاہد بن جبیر تابعی (م 101ھ) اسی آیت کے پیش نظر گھوڑے کے گوشت کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(انظر:مصنف ابن ابی شیبہ،ج 5،ص 121،رقم 24323)

3:امام کبیر حضرت حکم بن عتیبہ تابعی (م113ھ) اسی آیت:والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ کی تلاوت کر کے فرماتے:لحوم الخیل والبغال والحمیر حرام۔ گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کا گوشت حرام ہے۔

(حکم الاسلام فی لحوم الخیل،ص 38،بو کثیر کتب تفاسیر)

گھوڑے کے متعلق امام اعظم کا موقف

4:امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی ،(م710ھ) آیت مبارکہ والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ کی تفسیر میں فرماتے ہیں احتج ابو حنیفۃ رحمہ اللہ علی حرمۃ اکل لحم الخیل لانہ علل خلقھا للرکوب والزینۃ ولم یذکر الاکل بعد ما ذکرہ فی الانعام۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ گھوڑے کا گوشت کھانا حرام ہے کیونکہ اللہ تعالٰی نے اس کا مقصد تخلیق سواری اور زینت قرار دیا ہے (جس سے واضح ہو گیا کہ اس کی پیدائش کا سبب صرف سواری اور زینت ہے) اور یہی وجہ ہے کہ اس آیت مبارکہ میں سواری کے جانوروں خچر اور گدھے کے کھانے کا ذکر نہیں کیا گیا جیسا کہ پہلی آیات میں کیا گیا ہے۔

(تفیسر مدارک التنزیل و حقائق التاویل ج 2ص 204،دارالکلم بیروت)

امام عالی مقام، امام ہمام، امام اعظم حضرت نعمان بن ثابت تابعی (م150ھ) کے موقف کی وضاحت شمس الائمہ، فقیہ، محمد بن احمد سرخسی، حنفی (م483ھ) نے بایں الفاظ کی ہے:

وحجة ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ ـ فی ذلك قوله تعالیٰ والخیل والبغال والحمیر لترکبوها وزینة (النحل :8) فقد من الله تعالیٰ علی عباده بما جعل لهم من منفعة الرکوب والزینة فی الخیل ، ولو کان ماکولا لکان الاولیٰ بیان منفعة الاکل ، لانه اعظم وجوه المنفعة ، وبه بقاء النفوس ولا یلیق بحکمة الحکیم ترك اعظم وجوه المنفعة عند اظهار المنة وذکر مادون ذلك ، الاتری انه فی الانعام ذکر الاکل بقوله تعالیٰ ، ومنها تاکلونَ (النحل 5) ولانه ضم الخیل الی البغال والحمیر فی الذکر دون الانعام ، والقرآن فی الذکر دلیل القرآن فی الحکم ، وبنحوه استدل ابن عباس ، رضی الله تعالیٰ عنهما ، حین کره لحم الخیل ، کما روی عنه فی الکتاب ، وفی حدیث خالد بن الولید ، رضی الله عنه ان النبی ، ﷺ نهی عن اکل لحم الخیل والبغال والحمیر ، وفی حدیث المقدام بن معد یکرب ، رضی الله تعالیٰ عنه ـ ان النبی ، ﷺ ـ قال حرام علیکم لحوم البغال والحمیر والخیل ـ وقد بینا ان الدلیل الموجب للحرمة یترجح فان ماکان من الرخصة محمول علی انه کان فی الابتداء قبل النهی ، ولان لتاجه غیر ماکول

وهو البغل ،لان البغل نتاج الفرس والولد جزء من الام ،وحكمه حكمها فى الحل والحرمة۔

امام ابوحنیفہ اس آیت والخیل والبغال والحمیر لتر کبوھا وزینۃ سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر احسان کا ذکر فرمایا ہے جو اس نے گھوڑوں میں ان کے لئے منفعت رکھی ہے کہ وہ اس پر سواری کرتے ہیں اور ان کے لئے زینت ہے اگر گھوڑوں کا گوشت کھانا جائز ہوتا تو وہ بندوں کے لئے سب سے بڑی منفعت ہوتی کیونکہ سب سے بڑی نعمت تو وہ ہے جس کی وجہ سے بندے زندہ رہ سکیں اور وہ کھانے کی چیز ہے اور حکیم کے مناسب یہ نہیں ہے کہ وہ اعلیٰ نعمت کو چھوڑ کر ادنیٰ نعمت پر اپنا احسان ذکر کرے؛ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مویشیوں میں ان کے کھائے جانے کا ذکر (بایں الفاظ) فرمایا: (الله الذى جعل لكم الانعام لتر كبوا منها ومنها تاكلون۔

اور اللہ ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے کہ کسی پر سوار ہو اور کسی کا گوشت کھاؤ (مؤمن 79)

اور اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کے ساتھ خچروں اور گدھوں کا ذکر فرمایا اور چوپایوں کا ذکر نہیں فرمایا اور جن چیزوں کا ذکر ایک ساتھ ہوتا ہے ان کا شرعی حکم بھی ان کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب گھوڑوں کے گوشت کو مکروہ کہا تو انہوں نے اسی طرح استدلال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کو خچروں اور

گدھوں کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے؛ تو جس طرح خچروں اور گدھوں کے گوشت کو کھانا جائز نہیں ہے اسی طرح گھوڑوں کے گوشت کو بھی کھانا جائز نہیں ہے۔ نیز سیدنا خالد بن ولید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور حضرت مقدام بن معدی کرب کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم پر خچروں گدھوں اور گھوڑوں کا گوشت حرام ہے۔ اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ حرمت کی دلیل موجب ترجیح ہوتی ہے۔ ابتداء گھوڑوں کا گوشت کھانے کی رخصت تھی اور یہ اس کا گوشت کھانے کی ممانعت سے پہلے کی بات ہے۔ اور اس لیے کہ گھوڑیوں سے خچر پیدا ہوتا ہے اور اس کا کھانا جائز نہیں ہے۔ نیز بچہ ماں کا جز ہوتا ہے تو جب بچہ کھانا جائز نہیں تو اس کی ماں گھوڑی کا کھانا بھی جائز نہیں ہوگا۔

(المبسوط، ج11ص233,234دار المعرفة بیروت)

امام اعظم کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ تحریمی ہے

یہاں ایک اور بات بھی ذہن نشین کرلیں کہ امام اعظم نے گھوڑے کے گوشت کو جو مکروہ کہا ہے "صحیح اور راجح" یہی ہے کہ اس سے مراد "مکروہ تحریمی" ہے۔ جیسا کہ: شمس الائمہ سرخسی کہتے ہیں: وما قال فی الجامع الصغیر اکرہ لحم الخیل یدل علی انه کراهة التحریم ،فقد روی ان ابا یوسف ۔رحمه الله تعالیٰ ۔قال لابی حنیفة ۔رحمه الله اذا قلت فی شی اکرهه فما رایك فیه قال التحریم۔

اور جو جامع صغیر میں امام ابو حنیفہ کا یہ قول مذکور ہے کہ میں گھوڑوں کے گوشت کو مکروہ قرار دیتا ہوں یہ قول "کراہت تحریم" پر دلالت کرتا ہے۔ روایت ہے کہ امام ابو یوسف نے امام ابو حنیفہ سے پوچھا، جب آپ کسی چیز کے متعلق کہیں کہ میں اس کو مکروہ قرار دیتا ہوں تو اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ تو امام صاحب نے فرمایا:

التحریم۔ (المبسوط، ج 11، ص 233۔ دار المعرفة بیروت)

جمہور علمائے احناف کی رائے

فتاوی عالمگیری جسے تقریباً پانچ سو علماء احناف رحمہم اللہ نے مرتب فرمایا، اس میں ان اجلہ علما کی گھوڑے کے گوشت کے بارے رائے گرامی یہ ہے کہ: گھوڑے کے گوشت کے مکروہ ہونے میں امام اعظم کا قول اپنے دونوں شاگردوں امام ابو یوسف اور امام محمد کے خلاف ہے اور امام اعظم نے جو گھوڑے کو مکروہ کہا ہے اس کے متعلق بزرگوں کے مختلف اقوال ہیں مگر "صحیح" یہ ہے کہ امام کی اس سے مراد "مکروہ تحریمی" ہے۔

اصل عبارت یہ ہے: یکرہ لحم الخیل فی قول ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ خلافاً لصاحبیه واختلف المشایخ فی تفسیر الکراهة "والصحیح انه اراد بها التحریم"۔ (الفتاوی الهندیه، کتاب الذبائح ج 5، ص 290)

اسی طرح امام قاضی خان فرماتے ہیں: الصحیح انه اراد به التحریم۔ صحیح یہ ہے کہ مکروہ سے امام کی مراد مکروہ تحریمی ہے۔

(فتاوی قاضی خان، کتاب الصید، ج 4، ص 337 مطبوعه بلوچستان)

امام اہل سنت ثانی سیدنا ابو حنیفہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمان سے

جب پوچھا گیا کہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان اس مسئلہ میں کہ گھوڑے کا گوشت کھانا از روئے شرع شریف کے جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تو احادیث سے ثابت ہے یا قول فقہا سے؛ اور فتویٰ قول امام اعظم پر ہے یا صاحبین ؟(پر)۔ بینوا توجروا۔

تو آپ نے جواباً فرمایا:

(گھوڑے کا گوشت) صاحبین کے نزدیک حلال ہے اور امام (اعظم رضی اللہ عنہ) مکروہ فرماتے ہیں۔قول امام پر فتویٰ ہوا، کہ کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی۔اور "اصح وراجح کراہت تحریم" ہے۔

صححه الامام قاضی خان فی فتاواه ،وقد قالوا انه فقيه النفس ولا يعدل عن تصحيحه وقال الشامی ثم نقل ای القهستانی تصحيح كراهة التحريم عن الخلاصة والهداية والمحيط والمغنی والقاضی خان والعمادی وغيرها وعليه المتون ومعلوم ان الترجيح للمتون وانها الموضوعة لنقل المذهب فلا يعارضها ما فی كفاية البيهقی بخلافه انه ظاهر الرواية ولا فتوى الجمهور المنقول بقيل بعد ماقد منا من التصحيحات الجلية للائمة الجلة

امام قاضیخان نے اپنے فتاویٰ میں اس کی تصحیح فرمائی ہے (کہ امام اعظم کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ تحریمی ہے) جب کہ فقہا نے فرمایا: قاضی خان فقیہ النفس ہیں ،لہٰذا اس کی تصحیح سے عدول نہ ہوگا۔اور علامہ شامی نے فرمایا کہ پھر قہستانی نے خلاصہ

،ہدایہ،محیط،مغنی،قاضی خان اور عمادی وغیرہا سے کراہت تحریمہ کی تصحیح نقل کی ہے اور کہا کہ اس پر متون وارد ہیں اور واضح بات ہے کہ ترجیح متون کو ہے اور وہ مذہب کو نقل کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہیں لہٰذا ان کا خلاف جو کفایۃ البیہقی میں بیان کیا ہے وہ متون کے معارض نہیں ہوسکتا اور یہی ظاہر الروایۃ ہے اور قیل کے ساتھ نقل شدہ جمہور کا فتوئی بھی ان کا معارض نہیں ہوسکتا خصوصاً ہماری ذکر کردہ اجلہ ائمہ کی تصحیحات کے بعد۔بہرحال مسئلہ اس قابل نہیں کہ اس پر فتوئی فساد دیا جائے،یا فریق بندی عمل میں آئے۔ واللہ الموفق واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ،ج20ص 310,311)

اعلیٰ حضرت کے اس فتوی سے جہاں یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ گھوڑے کا گوشت مکروہ تحریمی ہے اور اسی پر فتوی ہے اور یہی قول سب سے زیادہ صحیح ہے اور اسی کو ہی ترجیح دی جائے گی وہیں سیالکوٹی مفتی کی تحقیق کا بھی پردہ چاک ہوگیا جس نے حالت سکر میں یہ لکھ دیا کہ: مذہب حنفی میں اسی پر فتوی ہے (کہ گھوڑا حلال ہے۔) بندہ اس کو مشورہ دیتا ہے کہ:

عزیزم! سب سے پہلے متون فقہ پڑھو اور بعد میں فتوی نویسی کرو ورنہ جیسے آج آپ نے غیر مقلدین کی پیروی میں گھوڑا حلال کیا ہے،کل کو ان کی پیروی میں گھوڑے کا پیشاب بھی پاک ہونے کا فتوی دے دوگے کیوں کہ ان کے نزدیک ان جانوروں کا پیشاب پینے میں کوئی حرج نہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے جیسا کہ فتاوی ثنائیہ میں ہے:لاباس ببول مایو کل لحمہ۔

پھر اپنے نام کے ساتھ شیخ التفسیر کا دم چھلا لگوانا چھوڑ دو۔ تعجب ہے آپ جیسے شیخ التفسیر پر جس بیچارے کو اتنا معلوم نہیں کہ مفسرین کی ایک تعداد نے گھوڑے کے گوشت کی حرمت کا قول کیا ہے اور (1) ابن جریر طبری نے تفسیر جامع البیان۔ (2) ثعلبی نے تفسیر الکشف والبیان عن تفسیر القران۔ (3) ابن عطیہ نے تفسیر المحرر الوجیز۔ (4) قرطبی نے الجامع لاحکام القران۔ (5) اور سیوطی نے در منثور میں آیہ مبارکہ والخیل والبغال۔۔۔۔۔۔ کے تحت صحابی رسول عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ اور جلیل القدر تابعین کے شاگرد، امام کبیر حضرت حکم بن عتیبہ تابعی (م 113ھ) کا گھوڑے کے گوشت کے بارے یہ فرمان نقل کیا ہے کہ: حرام فی کتاب اللہ۔ یعنی گھوڑا وہ ہے جسے اللہ کی کتاب میں حرام کیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں بندہ تمھارے لیے ایک تفسیر نقل کرتا ہے اور وہ بھی کسی عامی کی نہیں، بلکہ اس ہستی کی جس کے پیرو اس امت کے کثیر لوگ ہیں۔ تا کہ جناب کی آنکھوں سے جہالت کا پردہ ہٹ جائے اور حقیقت آشکار ہو جائے۔ اس تفسیر کو غور سے پڑھو!

امام ابو منصور ماتریدی کی لحم الخیل پر تفسیر

امام المتکلمین امام ابو منصور محمد بن محمود ماتریدی، حنفی (م 333ھ) نے گھوڑے کے گوشت کے بارے عمدہ گفتگو کی ہے، کہتے ہیں:

وقوله تعالىٰ: والخيل والبغال والحمير لتركبوها وزينة ـ قوله : (وزينة) يحتمل وجهين :

احدهما ان الماشي هو دون الراكب ،والمشي يورث نقصاناً في

الوزن ،والركوب لا ،وذلك زينة على ماذكر فى قوله :(ولكم فيها جمال)

والثانى ان الراكب اذا نظر الى المعاشى سُرّبركوبه ،فالسرور يظهر فى وجهه وذلك يزيد فى حسنه وجماله ،واصله ما ذكر (والانعم خلقها لكم فيها دف ء ومنفع) الاية (وقال) (والخيل والبغال والحمير لتركبوها وزينة) بين انه لماذا اخلق الانعام ،وما جعل فيها ،وهو ما ذكر انه جعل فيها الدف ء والمنافع (ومنها تاكلون) وبين الله لماذا خلق الخيل؟ وهو ما ذكر (لتركبوها وزينة)

وسئل ابن عباس رضى الله عنه عن لحوم الخيل ،فقرا :(والخيل والبغال والحمير لتركبوها) ولم يقل لتاكلوها ،فكره اكلها للذلك ـ

وتمام هذا (فى وجهين :

احدهما) ان الله ذكر الانعام ،وما ذكر من النعم والانتفاع بها ،وبالغ فى ذكرها لانه قال :(والانعام خلقها لكم فيها دف ء ومنتفع ومنها تاكلون) وقال ولكم فيها جمال حين تريحون وحين تسرحون ـ وقال: (هو الذى انزل من السماء ماء لكم منه شراب ومنه شجر) (النحل :10) وقال :(ينبت لكم به الزرع والزيتون والنخيل والاعناب ومن كل الثمرات) (النحل :11) وقال :(وهو الذى سخر البحر لتاكلوا منه لحما طرياً) (النحل :14) الى آخر ما ذكر ـ ذكر جميع ما

ينتفع به من انواع المنافع ذكراً شافياً غير مكفى ، فدل ما ذكر فى الخيل من الركوب وكذلك فى البغال والحمير على انه ليس فيها منفعة اخرى سوى ما ذكر ، وهو الركوب ، اذا خرج الذكر لها على المبالغة والاستقصاء ليس على الاكتفاء ، ولو كان هناك منفعة اخرى لذكر ما ذكر فى غيره ، والله اعلم

والثانى : من الاشياء اشياء يعرف خبثها بنفار الطباع ، والصبيان اول مايلقون ، يرغبون فى ركوبها ، لااحد يرغب فى اكلها الا من غير طبعه عما كان مجبولاً به ، فهو يرغب فى اكلها ، واما من ترك وطبعه يستخبثها ، وينفر طبعه عن اكلها ، والله اعلم۔

وروى عن جابر (انه) قال : لما كان يوم خيبر اصاب الناس مجاعة ، واخذو الحمر الاهلية ، فذبحوها ، فحرم رسول الله ﷺ لحوم الحمر الانسية ولحوم الخيل والبغال وكل ذى ناب من السباع وكل ذى مخلب من الطير ، وحرم الخلسة والنهبة۔

وروى عن جابر رضى الله عنه عن النبى ﷺ خلاف ذلك ، قال اطعمنا رسول الله لحوم الخيل ، ونهانا عن لحوم الحمر۔

وعن اسماء بنت ابى بكر (انها) قالت : نحرنا فرسا فى عهد رسول الله ﷺ فاكلناه۔

وفى بعض الاخبار ان رسول الله ﷺ نهى عن لحوم الحمر ، واذن لنا

فی لحوم الخیل ،قلنا قد یجوز ان یکونوا اکلوہ فی الحال التی کان یوکل فیھا الحمر؛لان النبی انما نھی عن اکل لحوم الخیل صریحاً ،فقد یجوز ان یکونوا اکلو لحم الفرس فی حال الاباحۃ ،اذلم یذکرو الوقت۔

وعن الحسن (انہ) قال :کان اصحاب رسول اللہ ﷺ یاکلون لحوم الخیل فی مغازیھم ،وکان الحسن لا یریٰ فیھا باساً علی کل حال ۔وقول الحسن ،انھم کانو ا یاکلون لحوم الخیل فی مغازیھم یدل علی انھم کانوا یاکلون فی حال الضرورۃ۔

روی عن النبی ﷺ انہ قال (الخیل لثلاثۃ ھی لرجل کذا اولرجل آخر کذا وعلی رجل وزر۔

یبین انھا لا تصلح لغیر ذلک ،ولوصلحت للاکل لقال الخیل لاربعۃ ولقال ولرجل طعام۔

وکما یبین ما ذکرنا ان البغل حرام ،وھو من الفرسۃ ،فلو کانت امہ حلالاً کان ھو ایضاً حلالاً ۔ولان حکم الولد حکم امہ ،لانہ منھا، وھو کبعضھا۔ فمن حرم البغل لزمہ ان یحرم لحم الفرسۃ فی حکم النظر والمقاییس۔

افلا تری انہ جعل حکم الولد حکم امہ ،ولم یعتبر بالفحل ؟فلما کان لحم البغل حراماً وجب ان یکون لحم الفرسۃ کذلک ۔

الا ان ابا حنيفة ،رحمه الله ،كان لا يطلق تحريم اكلها لما فيها من الشبهة (لاختلاف الاحاديث) المروية عن رسول الله ،لكنه ذكر الكراهة للشبهة التي فيها۔

(تاويلات اهل السنة،ص72,73 مؤسسة الرسالة بيروت)

امام اہل سنت کا گھوڑے کے بارے موقف

مجدد امت امام اہل سنت، شیخ الاسلام اعلی حضرت امام حافظ احمد رضا محدث بریلوی سے جب گھوڑے کے گوشت کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ہمارے امام اعظم علیہ الرضوان کے مذہب میں گھوڑا مکروہ تحریمی ہے یعنی قریب بہ حرام ۔یوں ہی وہ خچر جس کی ماں گھوڑی ہو۔(فتاوی رضویہ، ج20،ص312)

اعلی حضرت کی اس عبارت اور مذکورہ عبارات سے آپ کا موقف واضح ہو گیا کہ گھوڑے کا گوشت حلال نہیں، قریب بحرام ہے۔لیکن کیا کہا جائے بہشت بیگ کو جس علمی معتبر نے اپنا موقف ثابت کرنے کے لیے بطور خدع اعلی حضرت کا نام تو استعمال کر لیا مگر آپ کے اپنے موقف کو سمجھ نہ سکا، گویا محاورہ حفظت شیئا وغابت عنك اشياء کا پورا نمونہ پیش کرتے ہوئے اس نے اپنے پرچے میں لکھا کہ: اعلی حضرت نے صاحب درمختار کا قول نقل کیا ہے کہ گھوڑا حلال ہے۔

اور تعجب ہے ان مفتیوں پر بھی جنہوں نے یہ زحمت گوارا کیے بغیر ہی کہ اعلی حضرت کا اپنا موقف کیا ہے اس کی تائید کر دی۔

بہشت بیگ کو نصیحت

میں اس بچے کو مشورہ دیتا ہوں کہ: یابنی تعلم ثم تکلم!

میرے بیٹے! تیری عمر ابھی سیکھنے کی ہے فتوے صادر کرنے کی نہیں: تو پہلے اپنی تعلیم مکمل کر پھر کسی ماہر فن کے جوتے سیدھے کر اس کے بغیر تیرے افکار کا قبلہ درست نہیں ہوگا اور تجھے معلوم نہیں ہوگا کہ محض کچھ حدیثوں کو دیکھ کر فتوی نہیں دیا جاتا۔ یہ روش غیر مقلدین ہے، اسی لیے انہوں نے مٹی سمیت نجانے کن کن چیزوں کو حلال کہہ دیا ہے، اور دلیل یہ دی کہ حدیث میں ہے۔

بیٹا! امام سفیان بن عیینہ جو کہ امام احمد بن حنبل و امام شافعی کے استاذ اور بخاری و مسلم کے استاذ الاستاذ ہیں ان کی اس بات کو پلے باندھ کہ:

الحدیث مضلۃ الاللفقھاء۔ حدیث سخت گمراہ کرنے والی ہے سوائے فقہا کے۔

بیٹا! فتاوی رضویہ سے جو حوالہ تو نے دیا ہے اس مقام کو دوبارہ پڑھ اور سمجھ کہ یہ بحث کس بابت ہے اگر سمجھ نہ آئے تو کسی صاحب علم کی طرف مراجعت کر۔

نیز فتاوی رضویہ میں مذکور یہ عبارت بھی پڑھ کر سمجھ کہ: اونٹ کا پیشاب اور گھوڑے کا گوشت دونوں بھی مکروہ ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج 23 ص 348)

رب تعالی تجھے عقل سلیم دے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض لوگوں نے جو یہ کہا ہے کہ امام اعظم نے اپنے وصال سے پہلے گھوڑے کے متعلق اپنے اس فتوی سے رجوع کر لیا تھا کہ: گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ تحریمی ہے۔

یہ بات بالکل غلط ہے: امام نے اپنے موقف سے ہرگز رجوع نہیں کیا تھا یہ سب بے اصل اور من گھڑت افواہیں ہیں جن کا حقائق سے کوئی تعلق نہیں۔ تعجب ہے بعض مشائخ حنفیہ پر کہ جنہوں نے بلاتحقیق اس روایت کو اپنی کتب میں نقل کردیا۔ اور بے سمجھے اس سے حجت پکڑنے لگے۔

ہمارے امام، امام اعظم رضی اللہ عنہ کا بلاشبہ وہی مسلک ہے۔ جو اوپر مذکور ہوا کہ: گھوڑے کا گوشت مکروہ تحریمی یعنی قریب بحرام ہے: اور اسی پر متون شاہد ہیں۔

گھوڑے کے گوشت کے بارے اصولی گفتگو

اب ہم اصولی گفتگو کی طرف آتے ہیں۔

اگر کوئی کہے کہ گھوڑا کھانے کی رخصت پر مشتمل احادیث بخاری و مسلم میں ہیں ان کا کیا کیا جائے؟

تو اسے یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیے کہ: بخاری و مسلم کی وہ روایات جن میں گھوڑا کھانے کی اجازت دی گئی ہے ان کا تعلق ایک خاص وقت کے ساتھ تھا جیسا کہ امام سرخسی کی مذکورہ عبارت میں ہے اور امام ابو منصور ماتریدی حنفی اور دیگر فقہاء و محدثین احناف نے وضاحت فرمائی ہے۔ نیز حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں: حق یہ ہے کہ حدیث (جس میں نبی پاک نے گھوڑا کھانے سے منع فرمادیا) قرآنی آیات اور دوسری روایات سے قوی ہے۔ جن صحابہ کرام نے گھوڑا کھایا وہ یا تو حرام ہونے سے پہلے کھایا یا انہیں ممانعت کی حدیث پہنچی نہیں بے خبری میں کھایا۔ (مراۃ المناجیح، ج5ص674)

نیز مفتی صاحب رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

1: شروع اسلام میں گدھا پالتو حلال تھا، غزوہ خیبر میں قیامت تک کے لیے حرام کر دیا گیا۔ اور اس خیبر میں عورتوں سے متعہ حرام ہوا اس کی حرمت بھی تا قیامت ہے۔

2: گھوڑے کی حلت میں فقہا کا اختلاف ہے۔ امام شافعی، احمد اور صاحبین کے نزدیک حلال ہے۔۔۔۔۔۔۔۔(امام اعظم کے نزدیک حلال نہیں) امام اعظم کی دلیل وہ آیت کریمہ ہے جو پچھلی حدیث میں ہم نے عرض کی کہ رب تعالیٰ نے گدھا، خچر، اور گھوڑا ان تینوں کو جمع فرما کر فرمایا: لتر کبوھا وزینۃ۔ کہ تینوں جانور سواری اور زینت کے لیے پیدا فرمائے۔ معلوم ہوا کہ ان تینوں میں سے کوئی کھانے کے لیے نہیں مگر چونکہ گھوڑے کی حرمت شرافت وکرامت کی بنا پر ہے اس لیے اس کا جھوٹا پاک ہے جیسے انسان کا گوشت حرام، مگر جھوٹا پاک۔ نیز ابوداود، نسائی، ابن ماجہ نے حضرت خالد بن ولید سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے گھوڑے، خچر، اور گدھے کے گوشتوں سے منع فرمایا۔۔۔۔۔۔۔

(نیز جس حدیث میں گھوڑے کے گوشت کی رخصت دی گئی ہے) اس حدیث کے چند جواب دیے (گئے ہیں)

1: یہ کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ اس کی ناسخ وہ ہی حدیث خالد ہے جو ابھی عرض کی گئی۔

2: یہ کہ گھوڑے کے متعلق حلت وحرمت دونوں روایات ہیں اور جب حلت وحرمت میں تعارض ہو تو حرمت کو ترجیح ہوتی ہے۔

3: یہ کہ یہاں اذن بمعنی رخص ہے بلکہ بعض روایات میں رخص ہی ہے۔ لہذا مطلب

یہ ہوا کہ غزوہ خیبر میں ایک ضرورت کی وجہ سے گھوڑا کھانے کی اجازت دی گئی یہ اجازت خصوصی تھی۔

4: یہ کہ گھوڑا گائے، بھینس کی طرح حلال ہوتا تو اس کی قربانی بھی جائز ہوتی حالانکہ قربانی کسی نے جائز نہ کی۔

5: یہ کہ حضور ﷺ اور خلفاء راشدین سے گھوڑا کھانا کبھی ثابت نہیں۔

(مراۃ المناجیح ج5، ص 660,661)

تفسیر مواہب الرحمٰن میں ہے:

مترجم کہتا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے خیل کے گوشت کی حرمت مروی ہے لیکن (سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کی حرمت کی) وجہ اس کی نجاست ہے یا کرامت؟ تو صحیح یہ ہے کہ تحریم بوجہ کرامت کے ہے اور اسی وجہ سے بغل و حمار (خچر و گدھے) کے ساتھ مقترن کر دیا کہ خیل (گھوڑے) کے گوشت سے وہی منفعت باقی رہی جو ان دونوں سے ہے اور اس طریق سے قول ابن عباس مع حدیث خالد رضی اللہ عنہ اور دیگر احادیث مبیحہ دونوں پر عمل ہو گیا اور حدیث خالد اس قدر ضعیف نہیں ہے کہ ایسے مقام پر ساقط کی جاوے خصوص جبکہ توفیق ممکن ہے۔

اور احادیث جابر و اسماء رضی اللہ عنہما سے ایک واقعہ فعلی کا حکم نکلتا ہے اور قولی تحلیل نہیں ہے پس ممکن ہے کہ گھوڑوں کا ذبح واقع ہو جانے کے بعد آپ نے بوجہ ضرورت کے جبکہ نجس نہ تھا ضائع ہونے کے لئے خاص اجازت دی کیونکہ دائمی اجازت پر دلیل نہیں ہے۔

اور حدیث خالد رضی اللہ عنہ دائمی تحریم پر نص ہے اور یہ بھی اصول ہے کہ جس سے تحریم نکلے اس کو مقدم کریں گے اس نص پر جس سے تحلیل نکلتی ہو حالانکہ یہاں تو دونوں میں توفیق ہو گئی پس کیا یہ آسان نہیں ہے کہ واقعہ خیبر کو جو واقعی خاص واقعہ تھا خاص فعل پر محمول کریں۔

اور حدیث خالد رضی اللہ عنہ کو عام رکھیں بہ نسبت اس کے کہ اس کو ترک کر دیں اور یہ بات ثابت ہے کہ خیل کی نسل باقی رکھنے اور اس کی پرداخت کے لئے اہتمام کیا گیا۔

اور ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا کہ عبدالرزاق نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ خیل پہلے وحشی تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام کے لئے مذلل کر دیا اور لکھا کہ ایک خچر آنحضرت ﷺ کو ہدیہ بھیجا گیا تھا اس پر آنحضرت ﷺ سوار ہوتے تھے باوجود یہ کہ آپ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ گھوڑی پر گدھا پھندایا جاوے مگر اس وجہ سے کہ نسل منقطع نہ ہو اور امام احمد نے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ کیا میں گدھے کو گھوڑی پر پھنداؤں کہ خچر پیدا ہو جس پر آپ سوار ہوں تو فرمایا کہ یہ تو ایسے لوگ کرتے ہیں جن میں دانائی نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ تجھے کامل غور کرنا چاہیے اور کم عقل لوگوں کی طرح جلدی سے اماموں کی خطا پر جزم نہیں کرنا چاہیے بس یہ دیکھو ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہ انہوں نے اسی آیت سے سمجھا کہ خیل کا گوشت مکروہ ہے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کو علیحدہ ذکر کیا کہ واسطے رکوب (سواری کے ہیں نہ کہ کھانے) کے ہیں۔(تفسیر مواہب

الرحمن المعروف جامع البیان، ج 4، ص 129.130 قرآن کمپنی لاہور)

کچھ اعتراضات کے جوابات

جب ہم احناف وہ احادیث جن میں رسول اللہ ﷺ نے گھوڑا کھانے سے منع فرمایا ہے اور جو امام اعظم کی دلیل ہیں پیش کرتے ہیں تو گھوڑے کو حلال کہنے والے احباب کچھ اعتراضات کرتے ہیں۔ ان سب اعتراضات کے جوابات الامام الکبیر، الحافظ البارع بلانکیر، شیخ حفاظ عصرہ، الفقیہ الناقد امام بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی حنفی (م 855ھ) نے بہت عمدہ پیرایہ میں دیے ہیں جو کہ ایک منصف مزاج کے لیے کافی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: وقال ابو حنیفة لا یؤکل لحم الخیل، وبه قال مالك والاوزاعی وابو عبید، واستدلوا علی ذلك بقوله تعالیٰ والخیل والبغال والحمیر لترکبوها وزینة (النحل :8) خرج مخرج الامتنان، والاکل من اعلیٰ منافعها، والحکیم لایترك الامتنان باعلی النعم ویمتن بادناها، ولما روی ابو داود والنسائی وابن ماجه من حدیث خالد بن الولید رضی الله تعالیٰ عنه، قال نهی رسول الله ﷺ عن لحوم الخیل والبغال والحمیر، فیعارض حدیث جابر، والترجیح للمحرم، فان قلت بحدیث جابر صحیح، وحدیث خالد متکلم فیه اسناداً ومتناً، والاعتماد علی احادیث الاباحة لصحتها وکثرة روایتها، قلت: سند حدیث خالد جید، ولهذا لما اخرجه ابو داود سکت عنه، فهو حسن عنده، وقال النسائی، اخبرنا اسحاق بن ابراهیم اخبرنی

بقية حدثنى ثور بن يزيد عن صالح ـــــ فذكره بسنده ،وقد صرح
فيه بقية بالتحديث عن ثور ،وثور حمصى اخرج له البخارى وغيره،
وبقية اذا صرح بالتحديث كان السند حجة ،شاميا ،وقال ابن عدى:
اذا روى بقية عن اهل الشام فهو ثبت ،وصالح وثقه ابن حبان ،وابوه
يحيى ذكره الذهبى ،قال وثق،وابوه مقدام بن معدى كرب صحابى،
فاذا كان كذلك صحت المعارضه ،فاذا تعارضا يرجح المحرم ،فان
قلت: ادعى بعضهم ان حديث خالد منسوخ بحديث جابر ،لانه قال
فيه: واذن ،وفى لفظ ،ورخص ،قلت لايصح الاستدلال على النسخ
بقوله اذن اورخص ،لانه يحتمل ان يكون اذنه فى حالة المخمصة،
اذهى اغلب احوال الصحابة ،رضى الله تعالىٰ عنهم ،وفى (الصحيح)
انهم ما وصلواالى خيبر الا وهم جياع ،فلا يدل على الاطلاق ،فان
قلت لو كانت الاباحة للمخمصة لما اختصت بالخيل ،قلت يمكن
ان يكون فى زمن الاباحة بالفرس مااصابوا البغال والحمير ،فان قلت
قال ابن حزم فى حديث خالد دليل الوضع لان فيه عن خالد غزوت
مع النبى ﷺ ،خيبر وهذا باطل ،لانه لم يسلم خالد الا بعد خيبر بلا
خلاف قلت ليس كما قال ،بل فيه خلاف ،فقيل هاجر بعد الحديبية،
وقيل: بل كان اسلامه بين الحديبية وخيبر ،وقيل اسلم سنة خمس
بعد فراغ رسول الله ﷺ من بنى قريظة ،وكانت الحديبية فى ذى

القعلة سنة ست ،وخيبر بعدها سنة سبع ،ولو سلم انه اسلم بعد خيبر فغاية ما فيه انه ارسل الحديث ،ومراسيل الصحابة فى حكم الموصول المسند ،قاله ابن الصلاح وغيره۔

امام ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ گھوڑے کا گوشت نہیں کھایا جائے گا امام امالک، اوزاعی اور ابوعبید کا بھی یہی موقف ہے۔ان کا استدلال اس آیت سے ہے: والخيل والبغال والحمير لتركبوها وزينة۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کی سواری اور زینت پر اپنا احسان بیان فرمایا اور سب سے بڑا احسان اور نفع کسی چیز کا کھانے کے لیے ہوتا ہے اور حکیم سب سے بڑی نعمت پر احسان کو ترک نہیں فرماتا اور اعلیٰ چیز کو چھوڑ کر ادنیٰ چیز پر احسان نہیں فرماتا نیز امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے حضرت خالد بن ولید سے روایت کی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور یہ حضرت جابر کی حدیث کے معارض ہے اور جب تحلیل اور تحریم میں تعارض ہو تو تحریم کو ترجیح دی جاتی ہے۔

حرمت خیل والی احادیث کی فنی حیثیت

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ حضرت جابر کی حدیث کی سند صحیح ہے اور حضرت خالد کی حدیث کے متن اور سند پر تنقید کی گئی ہے اور چونکہ اباحت کی حدیث صحیح ہے اور اس کے روای کثیر ہیں اس لیے اس پر اعتماد کرنا چاہیے۔اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت خالد کی حدیث جید ہے اسی وجہ سے امام ابوداؤد نے اس حدیث کی روایت کی اور اس

پر سکوت کیا، سوان کے نزدیک یہ حدیث حسن ہے۔

اور امام نسائی نے کہا ہے کہ ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے خبر دی، انہوں نے کہا مجھے بقیہ نے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھے ثور بن یزید نے خبر دی از صالح۔۔۔۔ پھر اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا اور اس میں یہ تصریح ہے کہ بقیہ نے ثور بن یزید سے حدیث سنی ہے اور ثور حمصی سے امام بخاری اور دیگر ائمہ نے حدیث روایت کی ہے، خصوصاً اس صورت میں جب بقیہ نے شامی سے روایت کی ہے اور امام ابن عدی نے کہا ہے کہ جب بقیہ اہل شام سے روایت کرے تو وہ ثبت ہے اور صالح کی امام ابن حبان نے توثیق کی ہے اور ان کے والد یحیٰ ہیں، علامہ ذہبی نے ان کے متعلق لکھا ہے کہ ان کی توثیق کی گئی ہے اور ان کے والد مقدام بن معدی کرب صحابی ہیں پس جب یہ سند اس طرح ہے تو اس سند کے ساتھ روایت کردہ حدیث کا امام بخاری کی روایت سے معارضہ کرنا صحیح ہے اور جب ان دونوں حدیثوں میں تعارض ہے تو جو حدیث محرم ہے اس کو ترجیح دی جائے گی۔

اگر تم یہ سوال کرو کہ بعض علما نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ حضرت خالد کی حدیث حضرت جابر کی حدیث سے منسوخ ہے کیونکہ حضرت جابر کی حدیث میں مذکور ہے کہ گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی گئی یا اس میں رخصت دی گئی اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے الفاظ سے نسخ پر استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان الفاظ کا محمل یہ ہو کہ شدید بھوک کے وقت گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی گئی یا اس کے کھانے کی رخصت دی گئی اور صحابہ کا غالب حال یہی ہے، صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ جب

صحابہ کرام خیبر پہنچے تو وہ بھوکے تھے۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ اگر شدید بھوک کی وجہ سے گھوڑوں کا گوشت کھانے کی رخصت دی گئی ہے تو پھر اس میں گھوڑوں کی کیا خصوصیت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہوسکتا ہے اباحت کے زمانہ میں گدھوں اور خچروں کا گوشت میسر نہ ہو۔

ابن حزم غالی کا رد

ابن حزم نے کہا ہے کہ حضرت خالد کی حدیث موضوع ہے کیونکہ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیبر کے بعد اسلام لائے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے وقت میں اختلاف ہے، ایک قول یہ ہے کہ انہوں نے حدیبیہ کے بعد ہجرت کی تھی ایک قول یہ ہے کہ وہ حدیبیہ اور خیبر کے بعد اسلام لائے تھے ،ایک قول یہ ہے کہ وہ پانچ ہجری میں اسلام لائے تھے جب رسول پاک ﷺ بنو قریظہ سے فارغ ہوئے تھے اور حدیبیہ چھ ہجری میں ہوا تھا اور خیبر اس کے بعد سات ہجری میں ہوا تھا اگر یہ مان لیا جائے کہ حضرت خالد بن ولید غزوہ خیبر کے بعد اسلام لائے تھے تو زیادہ سے زیادہ یہ حدیث مرسل ہوگی اور ابن الصلاح وغیرہ نے کہا ہے کہ مراسیل صحابہ موصول مسند کے حکم میں ہیں۔

(عمدۃ القاری ، کتاب المغازی ،باب 40،صفحہ 331,332رقم 4219،دارلکتب العلمیہ بیروت)

علامہ عینی کی یہ عبارت بہشت بیگ اور اس کے ان حواریوں کی اصلاح کے لیے کافی ہے جو حنفی کہلانے کے باوجود اپنے امام کے "باغی" ہیں؛ میں دیگر احناف

مسلمانوں سے گزارش کرتا ہوں کہ:

خبردار!! گھوڑا خور مولویوں اور مفتیوں سے بچیں یہ غیر مقلدوں کی طرح آج گھوڑے کی حلت کے قائل ہوئے ہیں، کل کو گدھے اور خچر کو بھی حلال بتائیں گے۔

حضور ﷺ نے فرمایا ایک وہ زمانہ آئے گا تمہارے پاس لوگ ایسی ایسی حدیثیں بیان کریں گے جن کو نہ تم نے نہ تمہارے باپ دادا نے سنا ہوگا۔

بہشت بیگ کی تحریر پر ایک مفتی نے جو لکھا ہے کہ گھوڑے کے گوشت کی حرمت کا قول کرنے والے پر لازم ہے کہ اعلانیہ رجوع کرے۔

اس مبلغ سے میری گزارش ہے کہ جناب حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں جو بندہ کی دانش کے مطابق حضرت مفتی محمد اشرف القادری صاحب کے استاد محترم ہیں۔ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کے بعد جو قلمی خدمات ان کی اہل سنت کے لیے ہیں اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ انہوں نے اپنی تفسیر نور العرفان سورۃ نحل آیت :والخیل وا لبغال والحمیر لتر کبوھاو زینۃ کی تفسیر میں لکھا ہے:

معلوم ہوا گھوڑا حرام ہے؛ کیونکہ رب تعالیٰ نے اسے گدھے اور خچر کے ساتھ ذکر کیا اور اس کی پیدائش کی دو حکمتیں بیان فرمائیں 1: سواری 2: زینت۔ معلوم ہوا ان تینوں کا حکم ایک ہی ہے گدھا، خچر تو حرام ہے لہذا یہ بھی حرام ہے۔ تو اُس محسن اسلام واہل سنت پر اس مفتی کے فتوی کے مطابق توبہ لازمی تھی۔ جو توبہ کیے بغیر اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ تو اُن کے متعلق ایسا فتوی لگانے والے اور ان کے خلاف لکھنے والے بتائیں کہ وہ اہلسنت کی کون سی خدمت کر رہے ہیں اور کیا ایسے مفتی پر توبہ واجب

نہیں ہے جو اتنے بڑے بڑے بزرگوں اور سلف صالحین کو گمراہ کہتا ہے اور اللہ سے نہیں ڈرتا۔

حافظ الحدیث رحمہ اللہ کا فتوی

بندہ مقبول احمد اپنے طالب علمی کے زمانے میں اپنے شیخ واستاذ، شیخ المحدثین ،سند المحققین حضرت حافظ الحدیث پیر سید محمد جلال الدین شاہ نور اللہ مرقدہ کا واقعہ بیان کرتا ہے کہ ایک دفعہ کسی دیوبندی مولوی نے بذریعہ ڈاک جوابی لفافہ بھیج کر آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ میری ایک اہلحدیث غیر مقلد مولوی سے گھوڑے کی حلت وحرمت کے بارے میں بحث ہوئی ہے۔اور غیر مقلد مولوی نے گھوڑے کی حلت پر دلائل دیے ہیں۔تو حضرت آپ سے مودبانہ التماس ہے کہ آپ از راہ کرم گھوڑے کی حلت وحرمت کے بارے میں کتاب وسنت اور علماء احناف کا موقف تحریر فرما کر روانہ کریں!

جب یہ خط آپ کو ملا میں اور میرے ساتھی حضرت مولانا صاحبزادہ عبد الجلیل صاحب مانگٹ شریف والے، مولانا حافظ غلام محمد، مولانا محمد حسین، سید غلام مرتضٰی شاہ صاحب اور جناب مولانا حافظ زین العابدین صاحب آف دھول و دیگر ہم سبق موجود تھے۔وہ خط جس میں یہ سوال تھا وہ حضرت مولانا صاحبزادہ عبد الجلیل صاحب نے پڑھ کر سنایا۔جس پر ایک مولوی صاحب نے جو کہ بندہ کے ہم سبقوں میں سے تھا۔اس نے عرض کیا کہ حضور یہ پوچھنے والا دیوبندی ہے۔تو آپ نے فرمایا اس نے مسئلہ دریافت کیا ہے جس کا جواب دینا ضروری اور اخلاقی فرض بنتا ہے۔چنانچہ آپ نے ہمارے بڑے استاد حضرت علامہ مولانا محمد نواز صاحب رحمہ اللہ کو بلا کر فرمایا کہ یہ مسئلہ

فلاں فلاں کتاب سے دیکھ کر لکھنا ہے۔ چنانچہ حضرت بڑے استاد صاحب نے تھوڑی دیر کے بعد حاضر ہو کر آپ کو اپنی رائے سے آگاہ کیا تو آپ نے اگلے روز اسباق سے فارغ ہو کر بندہ اور بندہ کے تمام ہم سبقوں کے سامنے جناب مولانا مفتی عطا محمد صاحب سے یہ مسئلہ لکھوایا۔ جس میں فرمایا کہ علماء احناف کا موقف گھوڑے کے گوشت کے متعلق تقریباً حرام ہونے کا ہے۔

سید صاحب نور اللہ مرقدہ کا فتویٰ

اسی طرح کا ایک اور واقعہ مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث والتفسیر سید ابوالبرکات شاہ صاحب بن سید المحدثین خلیفہ اعلیٰ حضرت سید دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا بھی میرے ذہن میں محفوظ ہے: کہ جب مرزائیوں کے خلاف تحریک چلی تو بندہ اس وقت جامعہ مسجد جعفر شاہ بھکر میں خطیب تھا۔ اور مقامی مجلس عمل ختم نبوت کا نائب صدر تھا۔ جس میں دیوبندیوں کے معروف اور مشہور عالم دین مولوی عبداللہ جنرل سیکرٹری تھے۔ مختلف مقامات پر قادیانیوں کے خلاف جلسوں میں ہم سب شامل ہوتے تھے۔ جبکہ مولوی عبداللہ، حافظ ممتاز یہ دونوں دیوبندی مسلک کے تھے۔ مولوی محمد صدیق جس کا تعلق غیر مقلد فرقہ سے تھا۔ جب ہمارے مطالبات حکومت نے تسلیم کر لئے اور مرزائیوں کے بارے میں قانون پاس ہو گیا۔ یعنی جتنے مطالبات مرکزی مجلس عمل ختم نبوت کے تھے وہ سب کے سب حکومت نے مجبور ہو کر تسلیم کر لئے ۔ تو اس خوشی میں بھکر شہر کے لوگوں نے مقامی لوگوں یعنی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین کی دعوتیں شروع کر دیں ۔ اس دوران جب حافظ ممتاز احمد نے اپنے جامعہ

رشیدیہ میں معززین شہر اور اراکین مجلس عمل ختم نبوت کی دعوت کی۔ کھانا کھانے کے بعد چونکہ حافظ ممتاز احمد طبعی طور پر بڑا مزاحیہ تھا۔ اس نے اہلحدیث مولوی محمد صدیق کی طرف سے ازخود دعوت کا اعلان کر دیا جس پر مولوی محمد صدیق وہابی نے کہا میں دعوت اس شرط پر کرنے کو تیار ہوں کہ میرے پاس ایک گھوڑے کا بچہ ہے جو کہ بڑا تندرست ہے اور حلال بھی ہے اس کو ذبح کر کے میں آپ کی دعوت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے گھوڑے کو حلال کہنے پر مولوی عبداللہ اور بندہ ناچیز مقبول احمد کے ساتھ اس کا تکرار چل پڑا۔ چنانچہ اپنے اپنے خیالات اور دلائل کا اظہار کرنے کے بعد مولوی عبداللہ نے بذریعہ ٹیلیفون اپنے مسلک کے مفتیوں سے اس مسئلہ کے بارے میں شرعی حکم معلوم کیا۔ اس کے بعد بندہ سے کہنے لگے کہ اب یہ مسئلہ آپ کے مسلک کے کسی عالم دین اور مفتی سے دریافت کرنا ہے۔ چونکہ اس وقت مرکزی مجلس عمل ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمود احمد رضوی علیہ رحمۃ القوی تھے اس حوالے سے دارالعلوم حزب الاحناف کا نمبر مولوی عبداللہ کے پاس تھا تو میں نے اس سے کہا کہ آپ اس نمبر پر کال کریں اور حضرت مفتی اعظم پاکستان پیر سید ابوالبرکات المعروف سید صاحب جو اس وقت حیات تھے ان سے مسئلہ دریافت کریں۔ تو مولوی عبداللہ نے اسی وقت اپنے مدرسے کے ٹیلیفون سے کال کی اور حضرت سید صاحب سے مسئلہ پوچھا اور جواب سننے کے لئے رسیور میرے کان کے ساتھ بھی لگایا۔ جو الفاظ میں نے اپنے کان سے سنے وہ یہ تھے کہ مولانا اللہ تعالیٰ سے ڈریے۔ اور اس فتنے کا دروازہ نہ کھولیے۔ بزرگ علماء احناف

کے نزدیک گھوڑا اگرچہ قطعی حرام نہیں۔ لیکن حرام کے قریب ضرور ہے۔
سبحان اللہ یہ تھے اصل مفتیان احناف؛ رب تعالیٰ ہمیں انہی کی پیروی کی توفیق بخشے،
نئے نئے فتنہ پردازوں اور بزرگوں کے بے ادبوں سے محفوظ رکھے۔

آخری گزارش

بندہ آخر میں گھوڑے کو حلال کہنے والوں سے گزارش کرتا ہے کہ: تم پر واجب ولازم ہے کہ حلال مال کو ضائع ہونے سے بچاؤ؛ اس قدر گھوڑے مر کر ضائع ہو جاتے ہیں کم از کم جب یقین ہو جائے کہ اب وہ نہیں بچیں گے تو اس وقت ہی انہیں ذبح کر کے پکا کر کھا لیا کرو کہ حلال جانور حرام ہونے سے تو بچ جائیں نیز تمہیں بھی ثواب اور سواد دونوں حاصل ہوں۔

مختصراً یہ چند سطریں میں نے لکھ دی ہیں جن سے مقصود شادیوال میں اٹھنے نئے فتنہ کی سرکوبی اور مذہب حنفیہ کا دفاع ہے۔ اگر شریر شر سے باز نہ آئے تو اس مسئلہ پر مستقل کتاب لکھوں گا اور اس کی تمام جہتوں پر سیر حاصل بحث کرنے کے ساتھ ساتھ مفسدین کی بھی خوب خبر گیری کروں گا۔ اگرچہ بوجہ علالت طبیعت پر کمزوری غالب ہے اور صحت آرام کی متقاضی ہے لیکن اعلائے کلمۃ الحق کے لیے کوئی ضعف اور کوئی کمزوری رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ آخر میں اللہ جل مجدہ الکریم کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ:

یاالٰہی جسم میں جب تک کہ میرے جان رہے
تجھ پہ شیدا، تیرے محبوب پہ قربان رہے

کچھ رہے یا نہ رہے یہ دعا ہے امیر
وقت نزع سلامت میرا ایمان رہے

ابو الرضا مقبول احمد رضوی جلالی

مہتمم: دار العلوم محمدیہ فاروقیہ رضویہ شادیوال

03034124404

تقاریظ

مصنف کتب کثیرہ، حضرت علامہ مولانا حافظ مفتی غلام حسن قادری مدظلہ

مفتی: دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

گھوڑے کے گوشت کی کراہت کے متعلق علماء کرام مختلف رائے رکھتے ہیں لیکن صحیح وراجح یہی ہے کہ گھوڑے کا گوشت مکروہ تحریمی ہے۔ اعلیٰ حضرت، امام قاضی خان اور پانچ سو علمائے ہند سمیت کثیر علماء رحمہم اللہ کی یہی تحقیق ہے۔ مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا الحاج ابوالرضا مقبول احمد رضوی، جلالی، حنفی زیدت معالیھم نے اس مسئلہ کو خوبصورت دلائل اور احسن انداز سے واضح کر کے مسلک امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوب ترجمانی فرمائی ہے مولا تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر دے۔

(مفتی) غلام حسن قادری

حزب الاحناف لاہور

مترجم قرآن، حضرت علامہ مولانا مفتی رضاء المصطفیٰ ظریف القادری زید علمہ

مفتی: جامعہ حنفیہ، رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداو مصلیاً و مسلما

بلاشبہ گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے اور سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی تحقیق کے مطابق کراہت تحریمہ ہی کو ترجیح حاصل ہے۔ ایسی تحقیقات کے علاوہ بھی اس کے نہ کھانے پر اتفاق امت، اس کے غیر ماکول اللحم ہونے کی دلیل ہے۔ فاضل ذیشان، محقق اہل سنت، مولانا مقبول احمد صاحب رضوی مدظلہ کا موقف ہی اصح و لائق عمل ہے، مولیٰ کریم جل وعلا ان کو اس سعی جمیلہ پر جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری

گوجرانوالہ

16 شعبان المعظم 1435ھ

شیخ الحدیث، حضرت علامہ مولانا مفتی مہر علی صاحب مدظلہ
مفتی: دارالعلوم جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم۔

گھوڑے کے گوشت کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جو تحقیق ہے بندہ اس سے متفق ہے؛ اور اسی طرح ہمارے حضرت صاحب پیر سید جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحقیق اس بارے میں جو ہے وہی صحیح ہے ہم اس کے ساتھ متفق ہیں اور ان کے خلاف چلنے والوں کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں۔

کتبہ
(مفتی) مہر علی
بھکھی شریف